بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۶ صلح ۱۳۴۳ ہش — ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ — ۲۶ جنوری ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ جنوری ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی رہی۔ البتہ شام کے قریب کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔

اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے اس کا علاج استغفار ہے

اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو

"چونکہ بعض طبائع عذاب ہی سے اصلاح پذیر ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا جاء اجلھم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ جب عذاب الٰہی نازل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنا کام کرکے ہی جاتا ہے اور اس آیت سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ قبل از نزول عذاب توبہ و استغفار سے وہ عذاب ٹل بھی جایا کرتا ہے۔

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے۔ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں۔ ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔

یہ وقت بڑے خوف کا ہے۔ اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔" (البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

درخواست دعا

ربوہ واٹر سپلائی سکیم کے سلسلے میں بہت تگ و دو کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ بعض اہم مراحل ابھی باقی ہیں۔ احباب و بزرگان سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک میں اس کام کے لئے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو پورے طور پر کامیاب فرمائے اور ہمارے شہر کی اس اہم ضرورت کو جلد از جلد پورا کر دے۔ آمین

خاکسار۔ بشارت الرحمٰن ایم۔اے

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

مکان کا سنگ بنیاد رکھنے کی بابرکت تقریب

ربوہ — مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض بزرگ صحابہ نے دار الصدر میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے صاحبزادے محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کے مکان کا سنگ بنیاد رکھا۔

محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی درخواست پر سب سے پہلے حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ دعائیں پڑھتے ہوئے بنیاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی اینٹ اپنے ہاتھ سے نصب کی۔ آپ کے بعد علی الترتیب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب، حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۲۵ جنوری بوقت ۶ بجے صبح

حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ہڈی کا جوڑ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے۔ البتہ کسی کسی وقت درد کی وجہ سے تکلیف ہو جاتی ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہتر ہے۔ رات نیند بھی ٹھیک طرح آ گئی۔ اور کل دن بھر عام طبیعت اچھی رہی الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور آپ کی زندگی میں بہت برکت ڈالے۔

آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جنوری ۶۲ء

سادہ زندگی — فیشن پرستی

ایک الٰہی تحریک کے نقطۂ نظر سے یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ احمدی خواتین بھی زمانہ کی ہوا سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں اور ایسی چیزیں جو معمولی طور پر بھی فضول خرچی میں شمار ہوتی ہیں ان سے بھی پرہیز نہیں کیا جا رہا حالانکہ انہیں دوسروں کے سامنے ایک اچھا نمونہ پیش کرنا چاہیئے الٹا وہ دوسروں سے نہ صرف متاثر ہوئی ہیں بلکہ بعض حالتوں میں شاید دوسروں سے بھی بازی لے جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

لباس میں فیشن پرستی ایک بہت بڑی لعنت ہے جو آسودہ اور لہو ولعب میں مگن اقوام کے لئے بھی آج بارگراں بنی ہوئی ہے چنانچہ فرانس۔ برطانیہ۔ امریکہ کے لوگ بھی اس سے نالاں ہیں در اصل یہ ایک وبا ہے جو متمول طبقوں سے اٹھ کر نچلے طبقوں تک کی ہلاکی کا باعث بن رہی ہے لباس بے شک انسان کے لئے زینت بھی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آمدنی کا بہترین حصہ فیشن پرستی میں ضائع کر دیا جائے۔ اچھا صاف ستھرا پاک لباس حقیقی زینت ہے۔ لباس کی زینت میں سلیقہ کا زیادہ دخل ہے۔ کھدی کا کپڑا بھی ایک سلیقہ شعار خاتون کے ہاتھ میں شنیل اور کمخواب وغیرہ کے مقابلہ میں حسن پیدا کر سکتا ہے تاہم اصل بات یہ ہے کہ لباس کا مالیخولیا بذات خود ایک خطرناک مرض ہے اس میں احساس کمتری کو زیادہ دخل ہے۔ اگر انسان میں خود اعتمادی کا جذبہ کار فرما ہو تو لباس کسی طرح بھی زندگی میں حائل نہیں ہو سکتا۔ احساس کمتری یہ ہے کہ اکثر طبائع یہ سمجھتی ہیں کہ لوگ ان کو نہیں بلکہ ان کے لباسوں کو دیکھتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض مرد خاص کر نوجوان بھی لباس کے بارے میں بڑے حساس ہوتے ہیں اور بعض دفعہ کاروباری نقطہ نظر سے بھی اچھا لباس ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن خواتین کا یہ جذبہ بلاوجہ تو خیر نہیں ضرورت سے بڑھ کر نشوونما پا گیا ہے اور سچ یہ ہے کہ اکثر گھرانوں کے لئے وبال جان بن رہا ہے۔ یہ تو معمولی زندگی کا مسئلہ ہے تاہم ایک ایسی جماعت جس کا دعویٰ ہو کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس میں فیشن کا طوفان ایک نہایت خطرناک حادثہ ہے۔ جس پر اگر ہم جلد قابو پا سکے ہمارا کام رہ گیا تو جس کام کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں اس کی تباہی کے لئے ہم خود ہی باعث ہوں گے۔

الغرض ہماری خواتین کو اس طوفان سے کسی نہ کسی طرح بچ نکلنے کی کوشش غیر معمولی طور پر کرنی چاہیئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام ایک سادہ دین ہے جو فطرت کے مطابق ہے اگر ہم تصنع سے اپنے لباسوں کو بھڑکیلا بنانے کی طرف راغب ہوں تو ہم اسلام کی سادہ روی پر گویا طنز کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی تو سوچیئے فیشن پرستی میں وقت اور مال کا ضیاع ہوتا ہے اور اس طرح ہم قوم اور دین کے نقائص بنتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سادہ پوشی کی عادت سکولوں اور درسگاہوں میں ہی پڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہر ملک میں طلبہ اور طالبات کے لئے سادہ لباس تجویز کئے جا رہے ہیں۔ خود ہمارے ملک میں بھی ٹیڈی قسم کے لباس پہن کر سکولوں میں آنا ممنوع قرار دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اخبارات میں ایسی خبریں پڑھنے میں آ رہی ہیں یقیناً یہ رجحان مستحسن ہے۔ احمدی طلبہ اور طالبات کو سب سے پہلے اس طرح توجہ دینے کی ضرورت ہے مگر جب تک استاد اور استانیاں خود اس پر کاربند نہ ہوں کامیابی خواب پریشاں ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اس وقت مسلمان اقوام خاص کر احمدیوں کے لئے فیشن کا خیال کرنا بھی قومی لحاظ سے ناقابل معافی جرم ہے۔

اسی زمرہ میں گھروں کی زیبائش اور آرائش بھی داخل ہے بہت سا سامان عموماً فضول طور پر کمروں میں ٹھونس لیا جاتا ہے۔ نفاست پسندی ایک خوبی ہے مگر جب حد سے بڑھ جائے تو مہلک مرض کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ہمیں مسافروں کی طرح زندگی گزارنا چاہیئے جتنا سامان سفر کم ہوگا اتنی ہی سہولت ہوگی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ ہمارے سامنے ہے پھر ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گذران ہی سبق دے سکتی ہے۔ آپ کو تو بعض دفعہ یہ بھی پتہ نہیں لگتا تھا کہ جوتے کا سیدھا اور الٹا کون سا ہے اور بعض دفعہ بٹن بھی یکساں نہیں ہوتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مفوضہ کام میں اتنے منہمک رہتے تھے کہ آپ کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ رہتا تھا۔ کیا یہ افسوسناک نہیں کہ ہم آپ کے بیٹے اور بیٹیاں کہلاتے ہیں مگر فیشن پرستی میں اتنے مگن ہوتے جا رہے ہیں کہ ہم کو اپنے مفوضہ کام کی بھی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی تمام آوا خراب نہیں ہوا مگر کہتے ہیں خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ اگر یہ رو اسی طرح بہتی رہی تو ہماری رہی سہی آب وتاب بھی جاتی رہے گی۔

معاف رکھنا ہم احمدی خواتین سے خاص طور پر مخاطب ہیں اسلئے کہ اس بڑھتی ہوئی وبا کو وہی روک سکتی ہیں۔ وہ اگر اپنے فرض کو پہچانیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نہ صرف دوسروں کے لئے نمونہ بن سکتے ہیں بلکہ بہت وقت اور مال بچا کر اس کام میں صرف کر سکتے ہیں جس کے لئے ہم اتنے دعاوی کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ یاد رکھئے یہ ہمارے ہار سنگار کا وقت نہیں ہے۔ آج ساری اسلامی دنیا رو رہی ہے۔ یہ سخت بے رحمی ہے کہ ہم قوم مسیح کے ایسے کڑے وقت میں تعیش کا خیال تک بھی دل میں لائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری یہ اپیل رائیگاں نہیں جائے گی۔ اور ہر احمدی مرد اور عورت بچہ اور بوڑھا از سر نو اپنا جائزہ لے گا اور نئی زندگی شروع کرنے کا از سر نو عہد کرے گا۔ ایسی زندگی جو اسلام کی سادگی لئے ہوئے ہو۔ جو فضول خرچیوں سے بالا ہو۔ جو سیدھی سادھی الٰہی جماعت کی سی زندگی ہو۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رض کی سی زندگی ہو۔ جو ان گدڑی پوشوں کی زندگی تھی جنہوں نے ہر عیش و آرام کو قربان کر کے دور دراز کے سفر کی مصیبتیں برداشت کیں اور اسلام کو ہم تک پہنچایا جن کی محنت شاقہ کی طفیل ہم آج مسلمان کہلاتے ہیں۔ وہ زندگی ہے جو آج ہماری مسجدوں کی زینت کو دوبالا کر رہی ہے جس نے ہماری روحوں کو آب حیات کے چشمے سے سیراب کیا ہے۔

آؤ ہم آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیشن اختیار کرنے کا از سر نو عہد کریں۔ ایک مومن کا یہی فیشن ہے۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ فیشن پرستی کی پھسلنوں سے بچتے ہوئے قدم اٹھائیں جہاں کہیں آپ جا رہے ہیں اس کا راستہ یہی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

دیں کے اتمام کا حامی ہے مسیح موعودؑ

کچھ "مناظرانہ کلامی" ہے مسیح موعودؑ
بلکہ اللہ کا پیامی ہے مسیح موعودؑ
ہادمِ ختمِ نبوّت وہ نہیں ہے بلکہ
دیں کے اتمام کا حامی ہے مسیح موعودؑ
مظہرِ شوکتِ آقائی محمدؐ لیکن
مظہرِ شانِ "غلامی" ہے مسیح موعودؑ
ہے غلامانِ محمدؐ میں مگر خاص الخاص
حق کا اک بندۂ نامی ہے مسیح موعودؑ
فاتحِ بابِ کراماتِ محمدؐ لیکن
کاشفِ سرِّ تمامی ہے مسیح موعودؑ
جو ثریا سے اتارے گا کلام اللہ کو
وہ نہ رومی نہ وہ شامی ہے مسیح موعودؑ
زندہ ہے اپنا خدا زندہ نبیؐ زندہ کتاب
جاودانی و دوامی ہے مسیح موعودؑ
نعت خوانی میں نظیر اس کا نہیں ہے تنویرؔ
رشکِ جامی و نظامی ہے مسیح موعودؑ

دعا کی اہمیت اور مفکرین یورپ

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ☆ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں زندہ خدا اور اس کے معجزات دکھائے ہیں۔ ہم نے آپ کے ذریعہ اپنے حی و قیوم خدا کو پایا جس سے اپنی مشکلات کے وقت جب بھی ہم نے امداد چاہی وہ ہماری امداد کو دوڑتا ہوا آیا۔

اگرچہ ہم خدا تعالیٰ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل بھی ایمان رکھتے تھے مگر وہ ایمان محض رسمی تھا۔ ہمیں نہ اس کی شناخت تھی اور نہ اس کی بصیرت حاصل تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت اور توجہ سے اب ہمیں بفضلہ تعالیٰ اپنے خدا پر کامل ایمان حاصل ہے۔ حضور نے ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور اس سے اپنی مشکلات کے وقت دعا کرنے کا طریق سکھایا۔

ایسے وقت میں جب ہمارے بڑے بڑے مسلم لیڈر دعا کو محض ایک رسم خیال کرتے تھے۔ کیونکہ وہ خود اس کوچہ سے نابلد اور اس کی حقیقت سے ناشناس تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کو ہی امت مسلمہ کی اصلاح کا ذریعہ قرار دیا۔ اور فرمایا کہ خدا شناسی کا ذریعہ ہی دعا ہے۔ اس لئے دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ دعا بڑی طاقت ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح)

آپ نے اپنی جماعت کو دعا کرنے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ آپ کا سارا لٹریچر اس کا شاہد ہے۔ اور اصل حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ بندے اور خالق کے درمیان تعلق کا یہی ایک واسطہ ہے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو خدا کے بندے کیا کرتے۔ اور وہ اپنی رُوح کی پیاس کس چشمہ سے بجھاتے۔ خدا تعالیٰ اور بندے کے تعلق کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی ہیں کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ

اے محسن و محبوب خدا اے میرے پیارے
اے راحتِ جاں اے دلِ مجروں کے سہارے

اے شاہِ جہاں نورِ زماں خالق باری
ہر نعمتِ کونین تیرے نام پہ واری

یارا نہیں پاتی ہے زباں شکر و ثنا کا
احساں ہے بندوں کو دیا اذنِ دعا کا
کیا کرتے جو حاصل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا
یہ آپ سے دو باتوں کا حیلہ بھی نہ ہوتا

یہ امر کہ دعا کیسے کی جائے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"زندگی کا ذرا اعتبار نہیں اور دنیا کی خوابگاہ نہایت دھوکہ دینے والی چیز ہے رات کو دعا کرو۔ صبح کو دعا کرو۔ جنگل میں جا کر دعا کرو۔ جماعت کے ساتھ دعا کرو اور تنہائی میں دروازے بند کر کے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ نفس امارہ سے آزادی بخشے۔ جہاں تک ہو سکے گریہ و زاری کی عادت ڈالو کہ رونے والوں پر اس کو رحم آتا ہے۔ کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کے رو برو صاف و پاک جاؤ۔ جیسے قرآن شریف کی ہدایتوں سے اس کا منشا ہے۔ کاہلی کوئی چیز نہیں اور بے مجاہدہ کوئی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔"

(خط بنام مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرحوم)

حضور نے اپنے ایک خط میں حضرت الحاج حکیم الامت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خلیفۃ المسیح الاول) کو تحریر فرمایا۔

"رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجا لاؤ۔ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو"۔

"اے میرے محسن اور اے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر۔ اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین"

"مگر مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولا کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے۔ کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کوئی چیز نہیں۔ جوشِ دل چاہیئے اور رقت اور گریہ بھی۔ یہ دعا معمولات اس عاجز سے ہے۔ اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے"۔

ایک زمانہ تھا کہ مغربیت زدہ لوگ دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریات پر ہنسا کرتے تھے۔ خود مسلمان لیڈر علماء بھی دعا کی قوت پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ چنانچہ سر سید مرحوم یہی عقیدہ رکھتے تھے اس وقت حضور علیہ السلام نے اعلان فرمایا۔ کہ وہ دن نزدیک سے نزدیک تر آ رہے ہیں آپ کی سچائی خوارق عادت طور پر دنیا پر کھل جائے گی۔ کیونکہ یہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اسی طرح آپ نے فرمایا ہے۔

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

چنانچہ اس کے آثار نظر آ رہے ہیں یعنی یہ مادیاتی اور سائنسی دنیا جو خدا اور دعا سے بکلی ناشناس تھی اب رخ بدل اسی پاکیزہ تعلیم کی طرف دوڑی چلی آ رہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دی اور آپ کے کامل بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اس زمانہ میں پھر دنیا کے سامنے پیش کر کے اس کی برکات کو دنیا پر واضح فرمایا۔ اب یورپ کے فلاسفر اور ڈاکٹر اس کی طرف رجوع کرتے نظر آ رہے ہیں۔ اپنے بیان کی تائید میں ہم ذیل میں موجودہ صدی کے ایک مشہور یورپین ڈاکٹر Alexis Carrel M.D. کے ایک قابل قدر مضمون کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو دنیا کے مشہور اور کثیر الاشاعت انگریزی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ (Readers Digest) کے نومبر ۱۹۶۳ء کے ایشوع میں بعنوان "Pray is power" یعنی دعا ایک قوت ہے شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"دعا نہ صرف ایک عبادت ہے بلکہ یہ ایک ایسا لطیف جذبہ ہے جو ہر انسان کے اندر ہر وقت موجزن رہتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی پُر زور قوت ہے جسے ہر انسان اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ اگر ہر انسان پُر درد دعا کو اپنا شعار بنا لے تو اس کی زندگی قابل رشک حد تک طمانیت سے لبریز رہے گی۔ اور اس کا دل خوشی سے پُر ہو جائے گا۔ دعا ایک ایسی طاقت ہے جو زمین کی کشش ثقل کی مانند اپنے اندر بہت بڑی تاثیر رکھتی ہے۔

ایک معالج کی حیثیت سے میں نے ایسے بہت سے آدمی دیکھے ہیں جو اپنی ہر امکانی کوشش صرف کرنے کے باوجود اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ لیکن محض اپنی مضطربانہ دعاؤں کے طفیل وہ اپنی لاعلاج بیماریوں اور غم و حزن سے نجات پا گئے۔ اور اس طرح ایسے حادثات نے بالآخر معجزات کی شکل اختیار کر لی۔ مگر ایسے خاموش مگر پیہم معجزات ساعت بساعت مردوں اور عورتوں کے دلوں میں اسی وقت اثر پذیر ہوتے ہیں۔ جب وہ اس حقیقت کو پا لیتے ہیں کہ دعا اور صرف دعا ہی ایک واحد ذریعہ ہے جو ان کی روزمرہ زندگی میں ان کی مستقل مزاجی میں ان کے کام آتا ہے"۔

"بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ دعا چند رسمی الفاظ کو دستور العمل بنانے کا نام ہے۔ یہ کمزوروں اور غرباء کے لئے سپر کا کام دیتی ہے۔ یا بچوں کی مادی اشیاء کے لئے خواہش کی قسم کا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جو ہر انسان کی مکمل نشوونما اور ترقی کے لئے ایک ضروری لابدی شے کا حکم رکھتی ہے۔ صرف دعا کے ذریعہ ہی ہم اپنے دل و دماغ، اپنی روح اور جسم کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ دعا ہی ایک ایسا پاکیزہ جذبہ ہے۔ جو ہماری غیر مستقل کمزور اور فانی زندگانی کو بلا کی قوت بخشتا ہے"۔

"یہ سوال کہ دعا ہمیں کس ذات سے فوق العادت قوت عطا کر کے ہمارے لئے حفاظتی قلعہ بنتی ہے۔ اس کا جواب جو سائنس کی عملداری سے قطعی بالاتر ہو کر تسلیم کرنا پڑے گا یہ ہے کہ تمام دعائیں ایک قابل یقین حد تک ایک ہی سچائی کو ثابت کرتی ہیں کہ بنی نوع انسان اپنی محدود طاقتوں کے ذریعہ اپنی توجہ کو ایک غیر محدود طاقت (یعنی خدا تعالیٰ کی ہستی مترجم) کی طرف مرکوز کر کے اسی سے اپنے لئے ترقی کی راہیں طلب کرے"۔

"دعا کرتے وقت ہمارے لئے لازم ہے کہ اس انتھک ہستی (یعنی حی و قیوم خدا جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند اور نہ کسی قسم کی تھکان اس پر اثر انداز ہوتی ہے خاکسار مترجم) کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کر لیں جو اس کارخانہ عالم کو چلانے کی ذمہ دار ہے"

"ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس عظیم طاقت کا ایک حصہ ہماری ضروریات کے لئے بھی مخصوص ہو سکتا ہے۔ تا اس کے نتیجہ میں ہماری بشری خامیاں ختم ہو کر ہمارے اندر ایک نئی طاقت و توانائی پیدا ہو سکے۔ اس کا جواب تو یہی ہے کہ

اس خاص ہستی کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں دعا کو اپنی عادت بنانا لازم ہوگا اور اس کے لئے کسی خاص جگہ یا وقت کو مخصوص کرنا ضروری نہیں بلکہ دعا ہر وقت ہی کرتے رہنا چاہیئے۔ گلی ہو یا دفتر، سکول ہو یا گرجا کا پرسکون مخصوص کمرہ پھر اس کے لئے کسی خاص طرز نشست وقت یا جگہ کی بھی کوئی قید نہیں ہے ہمارے زندگی ... کے وقت کو دعا کے لئے خاص کرنا اور بقیہ تمام اوقات کو جانوروں کی طرح اپنے خالق و مالک کی یاد کو فراموش کرکے گزارنا بالکل عبث اور بے معنے ہو جاتا ہے ؎

"فی زمانہ مذہب کی طرف سے بیگانگی دنیا کو تباہی کے ایک مہیب اور مہلک گڑھے کے کنارے پر کھینچ لائی ہے جس کی وجہ سے ہماری روحانی قوت اور فضیلت کی نشو و نما یا بس کن حد تک ختم ہو کر رہ گئی ہے"

"۔ پس دعا ہر بنی نوع انسان کی روح کی تازگی کے لئے ایک بنیادی درجہ رکھتی ہے اس لئے دنیا کے تمام لوگوں بلکہ اقوام عالم کے لئے لازم ہے کہ وہ اسے اپنے لئے حرز جان بنائیں تاکہ ہر انسانی روح اپنے مقصد اور حقیقی مراد کو پہنچے اور اس کا طریق صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ پورے صبر و استقلال کے ساتھ اس بالا ہستی کے حضور اپنی دعا کو پیش کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا اور اہل دنیا کو اس کا جواب اس عظیم ہستی کی طرف سے بہتر سے بہتر رنگ میں نہ ملے"

مذکورۃ الصدر مضمون سے واضح ہو جاتا ہے کہ اہل یورپ اب دن بدن خدا شناسی کی طرف آ رہے ہیں اور یہی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی تھی

اب تین خداؤں کی جگہ صرف ایک اور ایک ہی خدائے واحد کی پرستش کی جائے گی اور دنیا کا آخری مذہب عیسائیت نہیں بلکہ اسلام اور صرف اسلام ہوگا۔

(محمد عبد اللہ قمر لیثی ربوہ)

(ہیڈ کلرک دفتر پرائیویٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ)

شوریٰ میں تجاویز پیش کرنے کا طریق

مقامی انجمنوں کا کوئی ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز مقامی انجمن میں پیش کرے وہاں اگر کثرت رائے اس کی مؤید ہو تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے اس کے متعلق خط و کتابت کرے اگر صیغہ متعلقہ کی طرف سے خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر پندرہ دن کے اندر اندر مقامی انجمن کو کوئی جواب نہ جاوے تو مقامی انجمن اس تجویز کو اپنی طرف سے پیش کرنے کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ارسال کر سکیں گی اگر صیغہ کا جواب پندرہ دن کے اندر اندر چلا جائے تو صیغہ کا جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کا پیش ہونا ضروری سمجھے تو وہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ارسال کر دے پھر حضور کی منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۱)

اگر کوئی مقامی جماعت احمدیہ مجلس مشاورت ۶۴ء میں تجویز پیش کرنا چاہتی ہو تو اس کے مطابق کارروائی فرمائے۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی قیمتی تصنیف

میری والدہ

مکرم احتجاج علی صاحب زبیری از کوہاٹ

یوں تو بارہا میں نے سنا تھا کہ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو اپنی والدہ سے حد درجہ محبت تھی اور "خدمت والدہ" کے لئے ان کا وجود ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے مگر چوہدری صاحب کی کتاب "میری والدہ" پڑھنے کا مجھے اتفاق نہ ہوا تھا۔ عرصہ دس بارہ سال سے میری اہلیہ کی خواہش تھی کہ میں یہ کتاب پڑھوں۔ اس بار ۱۹۶۳ء کے جلسہ سالانہ پر جب ہم لوگ جانے کی تیاری کرنے لگے تو میری اہلیہ نے پھر اپنی دیرینہ خواہش کا مجھ سے اظہار کیا کہ "آپ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی کتاب میری والدہ ضرور خرید یں" چنانچہ میں نے یہ کتاب بھی اور کتابوں کے ساتھ خریدی مگر کوئی خاص دھیان اور توجہ اس کے پڑھنے کی طرف نہ دی۔

ایک روز رخصت پر میں کیمبل پور گیا تو مجھے خیال آیا کہ لاؤ اس بار کتاب "میری والدہ" بھی ساتھ لیتا جاؤں اور وہ ساتھ لیتا آیا۔ میں نے اس کتاب کو جب شروع کیا تو اس قدر لطف و سرور آیا کہ میں باوجود دیگر اور ضروری کاموں کے اس کتاب کو نہ چھوڑ سکا اور پھر دوبارہ بغور پڑھی۔ اس کتاب کا ہر لفظ اور ہر ہر فقرہ اپنے اندر ایک خاص جاذبیت رکھتا ہے اور بعض دفعہ تو میری آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور چوہدری صاحب کی والدہ کے لئے بیخود ہو کر دعا نکلی کہ اے خدائے دوجہاں مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام عطا فرما اور ہر اولاد کو توفیق عطا فرما کہ وہ اپنی والدہ کی اسی طرح خدمت وعزت اور منشاء کا خیال رکھے جس طرح محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو یہ سعادت خدا تعالےٰ نے عطا فرمائی۔ آمین۔

میں ہر مسلمان سے عموماً اور ہر احمدی سے خصوصاً درخواست کروں گا کہ وہ کتاب "میری والدہ" کو ضرور پڑھے اور اپنے ہر بچے کو پڑھنے کی تاکید کرے بلکہ خود پڑھ کر سنائے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ سادہ الفاظ میں بہت دلچسپ حقیقی واقعات کو پڑھ کر خصوصاً نوجوان طبقہ ایک تغیر اور تبدیلی پیدا کر سکے گا۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑا فائدہ خصوصاً جماعت کے نوجوانوں کو یہ ہوگا کہ وہ سیکھیں گے کہ والدین کی محبت اور ان کے احکامات کی عظمت کیا ہوتی ہے اور اس کے پھل کس قدر شیریں اور شاندار رہتے ہیں۔ یہ کتاب اس قدر سادہ زبان اور تمام تکلفات سے پاک ہے کہ ابتدائی جماعت کا بچہ بھی اسے بخوبی پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ اس کتاب کا ہر واقعہ حقائق پر مبنی اور خدا تعالےٰ کے عشق سے لبریز ہے۔

میرا دستور رہا ہے کہ میں عید کارڈ کے بجائے اب تک بعض دینی کتب اپنے دوستوں کو بطور عید کارڈ بھیجا کرتا تھا مگر اس دفعہ میں اس کتاب "میری والدہ" کی کاپیاں اپنے دوستوں کو بطور عید کارڈ انشاء اللہ پوسٹ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

ادارہ الفضل کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ میری اس درخواست کو الفضل میں شائع کریں۔ تا احباب اپنے والدین کی عزت، و عظمت کو پوری پوری توجہ سے سمجھ سکیں۔ اسی میں خدا تعالےٰ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے اور اسی میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا راز ہے۔

احقر احتجاج علی زبیری عفی عنہ از کوہاٹ

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۶۴ء

مورخہ ۲۰۔۲۱۔۲۲ مارچ کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۶۴ء ۲۰۔۲۱۔۲۲ امان ۱۳۴۳ھ مطابق ۲۰۔۲۱۔۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔

جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

رمضان کا مہینہ اور اس کی برکات

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد

رمضان کا مبارک مہینہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر نصیب کیا ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کی برکات اور فیوض کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔ اس کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ اس میں روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جو تقویٰ کے حصول کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ)

یعنی اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح پہلی امتوں پر کئے گئے تھے۔ تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

پس مومن جو تقویٰ کی راہوں کا متلاشی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کر کے اس پر تقویٰ کا حصول آسان کر دیا اور بتایا کہ رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھو گے تو متقی بن جاؤ گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ کل عمل ابن اٰدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ۔ والصیام جنۃ واذا کان صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی رجل صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک للصائم فرحتان یفرحھما۔ اذا افطر فرح واذا لقی ربہ فرح بصومہ۔

(بخاری کتاب الصوم)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے تمام اعمال کا اجر اس کے مناسب حال ہوگا مگر روزہ ایک ایسا عمل ہے۔ جو میرے لئے رکھا جاتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں۔ روزہ ڈھال ہے۔ پس جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کا تذکرہ کرے نہ شور و غل کرے اور اگر اسے کوئی گالی دے یا اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

پھر حضور فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک روزہ کھولنے کے وقت کی اور ایک اپنے رب کو ملنے کے وقت کی۔"

تجلی قلب و مکاشفات

۲۔ رمضان کو ایک خصوصیت یہ حاصل ہے کہ قرآن کریم کا نزول اس مہینہ میں شروع ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن۔ ھدی للناس وبینٰت من الھدی والفرقان۔ (البقرہ)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا جو ہدایت کا سرچشمہ علوم کا پر حکمت خزانہ اور نشانات و معجزات کا مجموعہ ہے۔" پس ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ پاک دل لوگوں پر تجلی فرماتا اور ان پر مکاشفات کا دروازہ کھولتا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر القلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القراٰن میں یہی اشارہ ہے"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

قبولیت دعا و قرب الٰہی

۳۔ رمضان کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت میں اسکو بہت بڑا دخل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون۔ (البقرہ)

کہ جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں کہ ہمارا رب کہاں ہے تو میں قریب ہی ہوں دعا کرنے والے کی دعا کو میں سنتا ہوں۔ پس ان کو چاہیئے کہ میری باتیں مانیں اور مجھ پر پورا یقین رکھیں تاکہ وہ رشد حاصل کریں۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کیساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے "قریب" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا۔ جب بندہ اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اب وہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر اور کہیں نہیں جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اور انی قریب کی آواز خود اس کے کانوں میں بھی آنے لگتی ہے۔ جس کے معنے سوائے اس کے اور کیا ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے اور جب کوئی بندہ اس مقام تک پہونچ جائے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے خدا کو پا لیا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ)

لیلۃ القدر

۴۔ اس ماہ کی ایک بابرکت خصوصیت لیلۃ القدر ہے۔ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام

یعنی "لیلۃ القدر" ایک ہزار مہینہ کی نسبت بہت زیادہ شان اور برکت رکھتی ہے کیونکہ اس میں ملائکہ اور کلام الٰہی کا نزول ہوتا ہے جو سلامتی کے پیغام کو ساتھ لاتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تحروا لیلۃ القدر فی الوتر الاواخر من رمضان

(بخاری کتاب صلوٰۃ التراویح)

یعنی "رمضان کے آخری عشرہ میں طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو"

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں پوری جانفشانی اور تندہی سے عبادت میں مشغول ہوتے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:۔

اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اھلہ۔

(بخاری)

یعنی "جب آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر ہمت باندھ لیتے اور رات بھر جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے"

غرض رمضان کا مہینہ ایک نہایت مبارک مہینہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے قرب، محبت دعاؤں کی قبولیت، سلامتی اور سچی رویا اور کشوف کا پیغام لے کر آیا ہے۔ مبارک ہے وہ جو اس کو قبول کرے۔ اس پر صحیح رنگ میں عمل کرے اور ان برکات کا وارث بنے جو اس مبارک مہینہ میں رکھی گئی ہیں۔

حقیقی روزہ

آخر میں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد روزہ کی حقیقت کے بارے میں پیش کرتا ہوں۔ تاکہ احباب اس کو مدنظر رکھیں اور فائدہ اٹھائیں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے بعد روزہ کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے۔ اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں۔ اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گذرتی ہیں دینی معاملات کی ان کو ذرہ بھی خبر نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔

مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں خدا سے فیض پایا چاہو۔ کیونکہ دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۲۵ جلد سوم)

ربوہ کے مختلف محلہ جات میں

نماز تراویح اور درس کے انتظامات

ربوہ کے مختلف محلہ جات میں حسب ذیل نقشہ کے مطابق تراویح اور درس کا انتظام ہے

نام محلہ	تراویح	درس
۱۔ دار الرحمت شرقی	حافظ عباس علی احمد صاحب	فجر کی نماز کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے
۲۔ " " وسطی	" محمد آمین صاحب	" " قرآن مجید، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود کا درس
۳۔ " غربی خلیفہ منڈی	" شفیق احمد صاحب	" " " درس حدیث
۴۔ " فیکٹری ایریا	تراویح کا انتظام ہے	" " قرآن مجید کا درس اور عشاء سے قبل حدیث کا درس
۵۔ دار الصدر جنوبی	" "	" " درس حدیث
۶۔ دار الصدر شرقی حلقہ مسجد مبارک	" حافظ محمد رمضان صاحب	درس قرآن و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود
۷۔ دار الصدر غربی ب	تراویح کا انتظام ہے	درس قرآن و حدیث
۸۔ " غربی الف	" "	درس کتب حضرت مسیح موعود
۹۔ دار البرکات	" "	درس کی بجائے فجر کے بعد خدام الاحمدیہ کی کلاس ہوتی ہے
۱۰۔ دار الیمن	چاروں مساجد میں تراویح کا انتظام ہے	درس قرآن و حدیث بھی جاری ہے
۱۱۔ دار النصر	" "	قرآن مجید اور تذکرہ کا درس جاری ہوتا ہے
۱۲۔ باب الابواب	محلہ میں مسجد نہیں	احباب قریبی محلہ جات میں تراویح وغیرہ کے لئے جاتے ہیں

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ایک ضروری اعلان

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مکرم دوست محمد صاحب شاہد کی ایک مدلل تقریر "جماعت اسلامی کا ماضی اور حال" چھپوائی جا رہی ہے۔ قیمت اندازاً اٹھتر روپے فی سینکڑہ ہوگی۔ جو مجالس اس کتابچہ کو خریدنا چاہیں جلد از جلد مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا یہ اجلاس محمود احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کے والد ماجد مکرم چوہدری منظور حسین صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چہور مغلیاں چک ۱۱۷ کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم لمبے عرصہ تک مذکورہ جماعت کے امیر رہے اور بڑی خوش اسلوبی سے جماعت کے انتظامی امور سرانجام دیتے رہے۔

ہم مرحوم کے لواحقین سے گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

ممبران الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ (ربوہ)

تصحیح

مورخہ ۱۷/۱/۶۲ کے الفضل میں محترم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب کی تقریر بر موقع جلسہ سالانہ کے موضوع پر چھپی ہے۔ اس میں ایک جگہ لکھا ہے:۔

"حضور شیخ احمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر کی کوٹھی میں قیام فرما تھے"

اس میں نام غلط ہے۔ اصل نام شیخ علی احمد صاحب ہیڈ ماسٹر تھا۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں

(ڈاکٹر ممتاز احمد۔ کچہری بازار۔ لائل پور)

محکمہ قضاء کی طرف سے ضروری اعلان

مکرم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کا ترکہ تقسیم ہو رہا ہے۔ ان کے ورثاء میں سے یا کسی دوسرے دوست کو ان سے کوئی لین دین کا معاملہ ہو تو یکم فروری ۱۹۶۲ء کے اندر اندر قضاء قادیان کو اپنے مطالبہ سے مطلع کریں۔"

(ناظم قضاء سلسلہ احمدیہ قادیان)

رمضان المبارک کے روزہ کے متعلق احکام

قرآن کریم کے دوسرے پارہ میں روزہ رکھنے کا حکم ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فمن شهد منكم الشهر فليصمه۔ کہ جو ماہ رمضان المبارک میں مقیم ہو۔ وہ روزے رکھے اور جو بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ بہانہ کر کے روزہ کو ٹالنے کی کوشش نہ کی جائے۔

فرمایا:۔ وان تصوموا خیر لکم۔ روزہ رکھنا بہرحال بہتر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں۔ ایسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں ہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے۔ تو اس کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے۔ اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں ہے۔

(فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

ہمارے ملک میں افراط و تفریط ہے۔ بعض لوگ مرض اور سفر کا خیال نہیں کرتے اور کہتے ہیں۔ یہ کیا مرض ہے۔ اور یہ کیا سفر ہے۔ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام خدائی رخصتوں سے فائدہ اٹھانے کو ترجیح دیتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مریض یا مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزے نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(بدر ۱۹۰۷ء)

احباب جماعت اسلامی تعلیم کے مطابق عمل بنا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سیکرٹریان تحریک جدید اور ناظمین تحریک جدید خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

سیکرٹریان تحریک جدید جماعتہائے احمدیہ کو مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کا بہترین تعاون مہیا کرنے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید نے یہ متفقہ طور پر منظور فرما لیا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے ناظمین تحریک جدید اپنے اپنے مقام کے سیکرٹریان تحریک جدید کے اسسٹنٹ کے طور پر متصور ہوں گے۔ گویا ناظم تحریک جدید۔ Ex officio اسسٹنٹ سیکرٹری تحریک جدید ہوگا پس سیکرٹریان تحریک جدید اور ناظمین تحریک جدید خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے جملہ مطالبات جماعتوں میں زیادہ سے زیادہ مقبول و معروف بنانے کے لئے بہترین اشتراک عمل کا پروگرام بنا کر دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع کریں۔

اگر کسی جماعت میں تا حال سیکرٹری تحریک جدید کا انتخاب عمل میں نہیں آیا تو اس جماعت کے امیر یا صدر صاحب سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد موزوں انتخاب سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تا وکیل اعلیٰ صاحب کی منظوری حاصل کر لی جائے۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میری اہلیہ بوجہ بخار قریباً ۲۰ روز سے بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(مراد بخش دار الیمن ربوہ)

درخواست دعا

میرے شوہر چوہدری کرامت اللہ صاحب عرصہ دس ماہ سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں کئی بار قبل ازیں تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں بذریعہ اخبار الفضل دعا کی درخواست کر چکی ہوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بے حد فضل کیا ستمبر اکتوبر میں ان کی حالت سخت تشویشناک تھی مگر محض دعاؤں کی بدولت خدائے رحیم نے اپنا فضل کیا اور حالت سدھرتی گئی بات نہیں کر سکتے تھے کھانے پینے میں بڑی کمی کر دی تھی۔ نہ بولنے کے باعث ہماری تشویش میں اضافہ ہو گیا تھا کہ خدانخواستہ فالج کا اثر زبان پر بھی ہو گیا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ایک دن اچانک بولنا شروع کر دیا جو ہمارے لئے خوشی اور تسلی کا باعث ہوا۔

ڈاکٹر صاحبان بھی تسلی دلاتے ہیں کہ اگر صحت اسی طرح ترقی کرتی رہی تو انشاء اللہ جلد یا بدیر ٹھیک ہو جائیں گے لہذا ماہ رمضان المبارک کے ایام ہیں میں تمام بہنوں اور بھائیوں اور درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں تندرستی کے زمانے میں چوہدری صاحب کی صحت قابل رشک تھی اب معذوری کی حالت قابل رحم ہے خداوند کریم محض اپنے فضل سے جلد شفا دے دے علاج معالجہ اور نرسنگ کا بوجھ پورا اٹھا رہے ہیں مگر شفا قادر مطلق کے ہاتھ میں ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کی سخت ضرورت ہے امید ہے اس تکلیف کے وقت میں قارئین الفضل دعاؤں سے میری مدد فرمائیں گے اور شکریہ کا موقع دیں گے میری اپنی صحت بھی اتنی اچھی نہیں رہتی لہذا میری صحت کے لئے بھی دعا فرماویں رو رو کے رکھ دی ہوں اللہ تعالیٰ نیکیوں کی توفیق دے میرے بچوں کے لئے ہر قسم کی دینی و دنیاوی بہتری کے لئے دعا فرماویں

(فقط دعاؤں کی محتاج بیگم کرامت اللہ از کراچی)

نوٹ: اس سلسلہ میں محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری کرامت اللہ صاحب نے مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور چوہدری صاحب موصوف کو جلد صحت کاملہ سے نوازے آمین۔ (دیجیر)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۵ جنوری ۱۹۶۴ بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے دن خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اور اسکی والدہ کو صحت اور لمبی عمر عطا فرماوے اور بچے کو والدین کے لئے موجب راحت اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (خاکسار عبدالرشید کراچی)

حضرت منشی عبدالکریم صاحب مرحوم

(مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ ضلع لاہور)

حضرت منشی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ ۱۹۸۰ یا ۱۸۸۱ء کے قریب پیدا ہوئے جلسہ مذاہب عالم جو لاہور میں منعقد ہوا اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآراء مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھا گیا اس جلسہ کے انعقاد سے ایک دن قبل حضرت سید محمود شاہ صاحب رضی اللہ عنہ آف فتح پور ضلع گجرات اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ کی معیت میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

آپ عرصہ چھ سات سال سے صاحب فراش تھے جب خاکسار کے والد مرحوم مرزا محمد حسین صاحب وفات پا گئے تو آپ کی طبیعت کو سخت دھکا لگا اور آپ کا دماغی توازن قائم نہ رہا ہر وقت والد مرحوم کو یاد فرماتے اور کئی بار مجھ سے فرمایا دنیا سے میرے ساتھی چلے گئے ہیں اب اس دنیا میں کوئی لطف نہیں علاج کے بعد آپ کو افاقہ ہو گیا مگر مکمل طور پر آپ شفا یاب نہ ہوئے کمزوری اور نقاہت بڑھتی گئی آخر ۲۵ ستمبر کو آپ اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر محبوب حقیقی سے جا ملے

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت منشی صاحب مرنجان مرنج بزرگ تھے۔ زاہد عبادت گزار اعلیٰ درجہ کے تھے آپ کی زندگی المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ کی عملی تفسیر تھی ساری عمر کسی کو گالی نہیں دی ہمیشہ عجز و انکسار کو اپنا شعار رکھا لوگوں نے مخالفت کی گالیاں دیں نعلیں اجاڑ دیں درخت کاٹ دیئے زمینوں پر قبضہ کیا مقدمے کئے مگر آپ نے اف تک نہ کی اور صبر و استقلال کا دامن ہمیشہ تھامے رکھا مگر ساتھ ہی باغیرت بھی تھے ایک دن اپنے بیٹے منظور احمد کو فرمانے لگے دیکھو تم نے وصیت کی ہے اگر شرائط وصیت کی پابندی نہ کی تو میں مرکز میں خط لکھ دوں گا کہ میرے بیٹے کی وصیت منسوخ کر دی جائے اسی طرح ایک دفعہ آپ کی پوتی فوت ہو گئی تو بعض عورتوں نے مکان کی چھت پر چڑھ کر واویلا کرنا شروع کر دیا آپ نے نہایت ناراضگی سے فرمایا کہ نیچے چلی آؤ ورنہ میں خود تم کو اتار دوں گا کیا اس بچی کے فوت ہونے سے پہلے ہمارا کوئی آدمی نہیں فوت ہوا۔

آپ حضرت سید محمود شاہ صاحب کے زیر تربیت رہے حضرت شاہ صاحب آپ سے بڑی محبت کیا کرتے تھے منشی صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شاہ صاحب نماز تہجد سے پہلے آتے پانی کا ایک چھینٹا میرے منہ پر مارتے اور فرماتے عبدالکریم نماز کا وقت ہے میں اٹھ کھڑا ہوتا اور پھر ہم اکٹھے نماز پڑھتے تھے سالہا سال تک جماعت احمدیہ فتح پور کے سیکرٹری مال رہے اور کمال تندہی سے اس فریضہ کو ادا کیا

میں جب کبھی رخصت پر جاتا آپ سے ملتا آپ دعاؤں سے مجھے خوش آمدید کہتے اور اگر کسی دوسرے وقت نہ جاتا تو ہمارے گھر آ جاتے اور بے شمار دعاؤں سے مجھے مالا مال کر دیتے افسوس کہ اب اس نیک ہستی کی دعاؤں سے محروم ہو گیا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ آخری نشانی ہماری مقامی جماعت کے پاس تھی اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کی اولاد کو آپ کی خوبیوں کا وارث بنائے آمین

(مرزا محمد سلیم اختر)

گمشدہ شال

اسالی زنانہ جلسہ گاہ میں میری اہلیہ کی ایک شال گرم نسواری رنگ کی جس پر پھولوں کی بیل ہے گم ہو گئی ہے اگر کسی کو ملی ہو تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں اور مجھے بھی اطلاع دے دیں۔ معرفت ماسٹر عبدالکریم صاحب پرائمری سکول محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ خاکسار حفیظ الرحمن فاروقی دارالامن ۹/۱۵ الف بلاک ۳ ناظم آباد۔ کراچی

پاکستان ویسٹرن ریلوے

گیس سلنڈروں کی بحفاظت نقل و حرکت

ریلوے سلنڈر بھیجنے والوں کے تعاون کی خواہشمند ہے

ماضی قریب میں چند افسوسناک حادثات سے اس امر کی شدید اہمیت محسوس ہوئی کہ بھرے ہوئے گیس سلنڈروں کی نقل و حرکت کے دوران ہر ممکن احتیاط ہونا چاہیئے۔

ان سلنڈروں یا CONTAINAE کے بھیجنے والوں سے یہ التماس ہے کہ وہ بک کراتے وقت ان قواعد و ہدایات کی تعمیل فرمائیں جو حکومت نے ان کے متعلق جاری کئے ہیں اور ان کی نقل ہر اسٹیشن سے مل سکتی ہے لیکن بالخصوص ہدایات ذیل کی پوری پابندی کرنی چاہیئے۔

۱۔ گیس سلنڈر یا containers پر قواعد نقل و حرکت گیس سلنڈر مجریہ ۱۹۴۵ء کے ماتحت ایک شناختی رنگ کا پینٹ ہونا چاہیئے قبل اس کے کہ ریلوے اس کو کہیں بھیجنے کے لئے قبول کرے۔

۲۔ ہر سلنڈر یا containae کے ساتھ ایک لیبل ہونا چاہیئے جو لیبل کے سوراخ میں تار ڈال کر سلنڈر سے باندھا جائے اور جس پر مندرجہ ذیل معلومات واضح الفاظ میں لکھی ہوں

۱۔ مرسل (بھیجنے والے) کا نام و پتہ

۲۔ مرسل الیہ (جس کو بھیجا جائے اس کا) نام و پتہ

۳۔ گیس کا صحیح نام

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کیں ایک تنبیہہ

تنبیہہ:۔ (ا) اس سلنڈر یا containae کا رنگ نہ بدلیں (ب) اس سلنڈر میں اس گیس کے سوا جو اس میں بھری ہے کوئی دوسری گیس نہ بھری جائے (ج) اس سلنڈر کو ٹھنڈی جگہ میں رکھیں اس کو کسی چولہے کے نزدیک یا اور کسی قسم کی گرمی والی جگہ یا تیز دھوپ میں نہ رکھیں (د) اس سلنڈر کے آس پاس کوئی آتش گیر مادہ نہ رکھیں نہ اس کمرے کے قریب کوئی ایسا مادہ رکھیں جس میں سلنڈر رکھا جائے (ر) سلنڈر کی فٹنگ میں کوئی تیل اور چکنی چیز استعمال نہ کریں

۳۔ بھیجنے والے کو سلنڈر پر اونچی جگہ پر سفید پینٹ کر دینا چاہیئے جس پر ریلوے کے نشانات لگائے جا سکیں یا سلنڈر پر ایک موٹا کپڑا یا ٹاٹ لپیٹ دینا چاہیئے تاکہ اس پر لکھا جا سکے

۴۔ جب کوئی خالی سلنڈر کہیں سے بھیجنے کے لئے ریلوے کو دیا جائے تو اس کی وضاحت فارورڈنگ نوٹ پر کر دی جائے اور سلنڈر پر "خالی" یا "EMPTY" کا لیبل لگا دیا جائے۔

۵۔ بھیجنے والے کو چوبی سہارے یا ایسے ہی موزوں قسم کے چوبی سلنڈر بردار ڈھانچے فراہم کرنے چاہئیں تاکہ اگر ضرورت پڑے تو سلنڈر یا containae وغیرہ لڑھکنے اور حرکت کرنے سے روکا جا سکے

۶۔ گیس سلنڈر بھیجنے والے خود ذمہ دار ہیں۔ قواعد و ہدایات بابت سلنڈر مجریہ ۱۹۴۵ء کی تعمیل کریں

۷۔ ایسٹیلین Acetylene بھیجنے والے پر لازم ہے کہ وہ ان تمام شرائط کی پابندی کرے جو حکومت ہند کے محکمہ محنت نے نوٹیفکیشن نمبر ۱۲۶۸.M مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۹ء کے ذریعہ جاری کئے ان کی نقل تمام اسٹیشن ماسٹروں سے مل سکتی ہے۔

ایس۔ اے۔ ایچ۔ بخاری (تمغہ پاکستان)
چیف کمرشل مینجر۔

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۵ جنوری۔ مغربی پاکستان اسمبلی کی قانونی اور پارلیمانی امور کی کمیٹی نے ایوان سے سفارش کی ہے کہ اردو کو دو سال کے عرصہ میں صوبہ کے تمام سرکاری دفتروں، عدالتوں اور تعلیمی اداروں میں سرکاری زبان کی حیثیت سے رائج کیا جائے۔ یہ سفارش اسمبلی کے ایک رکن علامہ رحمت اللہ ارشد کے غیر سرکاری بل پر کی گئی ہے۔ قانون اور پارلیمانی امور کی کمیٹی کا اجلاس صوبائی دارالحکومت میں ہوا۔ اس کی صدارت ایوان میں حزب اختلاف کے قائد خواجہ محمد صفدر نے کی۔ کمیٹی کے ارکان کی مجموعی تعداد سات ہے۔ چار ارکان حاضر تھے مغربی پاکستان اسمبلی نے اپوزیشن کے رکن علامہ رحمت اللہ ارشد کا بل پچھلے اجلاس میں اس کمیٹی کے سپرد کیا تھا۔ کمیٹی نے اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر زبان کے ماہروں کے علاوہ صوبائی حکومت کے چیف سیکرٹری اور کالجوں کے سربراہوں سے رائے مانگی تھی۔ کمیٹی نے عدالت عالیہ سے بھی درخواست کی تھی کہ وہ اردو کو عدالتی زبان کے طور پر رائج کرنے کے بارے میں اپنے تاثرات بھجوائے چنانچہ کمیٹی کی استدعا کے جواب میں عدالت عالیہ صوبائی حکومت ماہرین السنہ مشرقیہ اور اردو اصطلاحات کے بورڈ نے اپنی آراء کمیٹی کو بھجوا دیں۔ کمیٹی نے ان مشکلات پر بھی غور کیا جو اردو کو فوری طور پر سرکاری زبان کی حیثیت سے رائج کرنے میں پیش آسکتی ہیں۔ چنانچہ کمیٹی نے محرک کی رضامندی سے یہ سفارش کی ہے کہ دو برس میں قومی زبان اردو کو انگریزی زبان کی جگہ دینے کا انتظام مغربی پاکستان کے تمام سرکاری دفتروں عدالتوں اور تعلیمی اداروں میں کیا جائے۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے نئے مستقل مندوب سید امجد علی ۲۶ جنوری کو نیویارک روانہ ہو رہے ہیں جہاں آپ چوہدری ظفر اللہ خاں سے چارج لیں گے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں کو جو کئی برسوں سے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب تھے اب بین الاقوامی عدالت انصاف کا جج کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ کالعدم جماعت اسلامی کے امیر مولانا ابو الاعلیٰ مودودی اور ان کے دو صاحبزادوں مصباح الاسلام فاروقی اور عمر فاروقی کی طرف سے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے کراچی بنچ میں ایک رٹ درخواست دائر کی گئی ہے جس میں جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دینے کے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے احکام کو چیلنج کیا گیا ہے۔

مسٹر جسٹس وحید الدین احمد اور مسٹر جسٹس اے ایس فاروقی پر مشتمل کراچی بنچ نے رٹ درخواست کو باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے کہا "سینئر جج سے درخواست کی جائے کہ وہ اس درخواست کی سماعت کے لئے اس سے بڑا بنچ قائم کریں"۔

درخواست میں حکومت مغربی پاکستان کے سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ کو مدعا علیہ بنایا گیا ہے۔

لندن ۲۵ جنوری۔ نو آبادیاتی نظام سے نجات کی جنوب مشرقی ایشیا کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ عبد اللہ کے صاحبزادے طارق عبد اللہ نے کہا ہے کہ کشمیر میں پچھلے دنوں جو زبردست مظاہرے ہوئے ان سے بھارت کا یہ دعوےٰ بے نقاب ہو گیا ہے کہ اسے کشمیریوں کی حمایت حاصل ہے مسٹر طارق عبد اللہ نے کہا کشمیر کے بارے میں بھارت کا سارا کیس ہر کسی کو اب بے نقاب نظر آئے گا۔

ریاست کی تازہ ترین صورت حال نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ شیخ عبد اللہ کی رہائی اور کشمیری عوام کے شہری و سیاسی حقوق کی بحالی کے بغیر کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوگا اور اس طرح اس منطقہ کا امن مستقل طور پر خطرہ میں رہے گا۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ پاکستان اور افغانستان نے کل ایک نئے فضائی سمجھوتے پر دستخط کر دئے جس کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان چلنے والی فضائی سروسوں کے موجودہ روٹوں پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہندوستان کے چھ روزہ دورہ پر نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈہ پر وزیر داخلہ مسٹر نندا اور مسٹر چاون نے ان کا خیر مقدم کیا لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مسٹر نندا سے بات چیت کی انھوں نے کہا کہ شمالی شمالی سرحد کی حفاظت کے لئے برطانیہ بھارت کی مدد کرتا رہے گا۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان کے وزیر زراعت ملک قادر بخش نے کل گندم کے تاجروں اور آڑھتیوں کو سختی سے متنبہ کیا ہے کہ اگر انھوں نے چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی جاری رکھی تو حکومت گندم کی تجارت کو اپنی تحویل میں لے لے گی۔ وزیر زراعت ملک قادر بخش نے کل گندم اور آٹے کی قیمتوں میں اضافہ کے متعلق حکومت کے مختلف اقدام کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے گندم کی مارکیٹ میں آمد اور فروخت کے متعلق تفصیلی اعداد و شمار کے جمع کرنے کا انتظام کیا ہے اور اس سے حکومت مارکیٹ کی صورت حال سے پوری طرح آگاہ رہے گی اور جہاں کہیں قلت ہوگی وہاں فوری طور پر گندم پہنچا دے گی۔

کولمبو ۲۵۔ لنکا کی وزیر اعظم مسٹر بندرا نائیکے نے کہا ہے کہ لنکا کی حکومت ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح امریکی ہتھیاروں سے مسلح امریکی جہازوں کو لنکا کی بندرگاہ میں آنے کی اجازت نہیں دے گی پارلیمنٹ میں خارجہ پالیسی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسٹر بندرا نائیکے نے کہا کہ مجھے اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر دکھ ہوا ہے کہ امریکی حکومت ساتویں سمندری بیڑے کے کچھ جہازوں کو بحر ہند بھیجنا چاہتی ہے انھوں نے کہا میری حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے مزید پھیلاؤ کو روکا جائے اور غیر ایٹمی علاقے قائم کئے جائیں۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران ہندوستانی وفد کی قیادت مسٹر محمد علی کریم چھاگلا کریں گے۔

سنگ بنیاد کی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

اور حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی نے اینٹیں رکھیں ازاں بعد حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے مکان کے بابرکت ہونے کے لئے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے محترم نواب مسعود احمد خاں صاحب کا مکان آپ کے برادر اکبر محترم نواب محمد احمد خاں صاحب کے مکان کے عقب میں ملحقہ پلاٹ پر تعمیر ہو رہا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب مسعود احمد خاں صاحب کو اور آپ کے افراد خاندان کو مرکز سلسلہ میں اس مکان کی تعمیر مبارک کرے اور اس میں رہائش کو بابرکت فرمائے اور آپ کو اور آپ کے خاندان کو بےشمار برکتوں رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔

آمین اللھم آمین۔

اعلان نکاح

الحاج چوہدری سعید احمد صاحب ناصر رشید کی لڑکی عزیزہ صادقہ کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر چوہدری حمید احمد صاحب پسر مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب سے ہوا ہے لڑکی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی پوتی اور لڑکا بابو اکبر علی صاحب ۳۱۳ مرحوم کا پوتا اور مکرم ملک مولا بخش صاحب مرحوم سابق ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے اسی طرح حنیف الرحمٰن صاحب پسر حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب لاہور جو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے نواسے ہیں ان کا نکاح امۃ الحی بنت مکرم قریشی محمد اقبال صاحب لائن آفیسر سیالکوٹ سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر ہوا ہے اسی طرح یہ نکاح حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے نواسے اور رشتہ میں نواسی سے ہوا ہے۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی درخواست ہے کہ اب جب کہ حضور کو بوجہ بیماری ان کے بچوں کے نکاح کے اعلان کی غرض کرنا مناسب نہیں ہے حضور ان کے نکاح کے فارموں پر ہی دعا فرما دیں۔ حضور نے ان بچوں کے فارموں نکاح پر دعا فرمائی اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو بابرکت کرے اور جانبین کے لئے برکت اور سعادت دارین کا موجب بنائے آمین

عبد الرحمٰن انور

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

نوٹ:۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اس خوشی میں چار مستحقین کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء

(مینجر الفضل)

مڈل سکول اولڈ کورس کے امتحان کیلئے ربوہ کو سنٹر مقرر کیا جائے

پردہ نشین بچیوں کی سہولت کیلئے ایک نہایت ضروری مطالبہ

امسال ربوہ ضلع جھنگ سے پچاس سے زائد طالبات مڈل سکول اولڈ کورس کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں مگر بعض نامعلوم وجوہات کی بناء پر ان پچاس طالبات کے امتحان کا سنٹر جھنگ جیسی دور افتادہ جگہ پر مقرر کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ پردہ نشین بچیوں کے لئے ربوہ سے جھنگ جا کر امتحان دینا سخت تکلیف دہ ہے اور غیر ضروری اخراجات کے علاوہ عام سہولت و آرام سے محرومی کا موجب ہے۔ ربوہ میں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال مڈل۔ میٹرک۔ انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے، ایم۔ اے کے امتحانات کا سنٹر مقرر ہوتا ہے لیکن امسال نامعلوم کیوں مڈل کی طالبات کے ساتھ اس قدر سختی رکھی جا رہی ہے۔ ہم ڈائریکٹر صاحب تعلیمات راولپنڈی اور دیگر ارباب حل و عقد سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ان پچاس بچیوں کیلئے ربوہ کو ہی سنٹر مقرر فرما دیں۔ نیو کورس کے مڈل امتحان کا سنٹر ربوہ میں ہی مقرر ہو چکا ہے اس لئے اولڈ کورس کا سنٹر مقرر کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آنی چاہیئے۔

ضروری اعلان

محمد اسحٰق صاحب انور ۲۱ر جنوری سے گھر سے غائب ہیں ربوہ میں ان کی فوری ضرورت ہے وہ جہاں کہیں ہوں فوراً ربوہ پہنچ جائیں۔

(عبد العزیز، مہتمم مقامی ربوہ)

اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیں

مینیجر روزنامہ الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے

(مینیجر)